عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال وجواب کی روشنی میں

مرتب

انجینئر محمد شاہد اختر (انڈیا)

تصحیح وتخریج

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی (سیکرٹری آل انڈیا تبلیغ سیرت، مغربی بنگال)

نظر ثانی

مولانا محمد فاروق شریف رضوی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ

ناشر

مجلس علماء نظامیہ پاکستان

مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

042-37374429 0315-7374429

email:alnizamia7374429@gmail.com

رسول اللہ ﷺ کے چچا محترم سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ ﷺ کی موجودگی میں ذکر میلاد پر مشتمل قصیدہ پڑھا اور آپ ﷺ نے دعا سے نوازا۔

مندرجہ اشعار اسی قصیدہ سے ہیں:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَّ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي ذٰلِكَ الضِيّاءِوَفِي النُّورِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

جب آپ کی ولادت ہوئی تو زمین جگمگا اٹھی اور آفاق آپ کے نور سے منور ہو گئے
ہم اسی روشنی، نور اور ہدایت کی راہوں پر چل رہے ہیں
(المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث:5417)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی بات

اسلام مخالف طاقتیں ہمیشہ سے کوشش کرتی رہی ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے نبی کریم ﷺ کی محبت کو نکال دیا جائے تاکہ قومِ مسلم روحِ ایمان سے محروم ہوکر بربادی کے گھاٹ اتر جائے۔ سلمان رشدی ہو یا تسلیمہ نسرین یا ڈنمارک کا گستاخ کارٹونسٹ سب نے شانِ رسالت مآب ﷺ ہی پر حملہ کیا۔

یہاں قابل توجہ بات یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب عروہ اپنی قوم میں واپس آیا تو لوگوں سے کہنے لگا: ''اے لوگو! میں نے قیصر وکسریٰ اور نجاشی بادشاہوں کو دیکھا ہے مگر جتنی تعظیم محمد ﷺ کے صحابہ ان کی کرتے ہیں ان بادشاہوں کی نہیں کی جاتی۔ اللہ کی قسم! جب محمد ﷺ تھوکتے ہیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہرہ اور جسم پر ملتے ہیں، جب کوئی حکم دیتے ہیں تو صحابہ فوراً اس کی تعمیل کرتے ہیں، جب وضو کرتے ہیں تو صحابہ بچے ہوئے پانی کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، جب صحابہ ان سے بات کرتے ہیں تو اپنی آواز پست رکھتے ہیں اور ادب سے نگاہیں جھکا لیتے ہیں۔ پھر عروہ نے کہا کہ تم ان سے جنگ کا ارادہ ترک کردو اور ان کی بات مان لو۔''

(صحیح بخاری، جلد ۳، حدیث: ۸۸۹)

عروہ نے سمجھ لیا تھا کہ جب نبی کریم ﷺ کی تھوک (لعاب دہن) صحابہ زمین پر نہیں گرنے دیتے تو خون کیسے زمین پر گرنے دیں گے؟

اِن تاریخی واقعات وحادثات کو صیہونی طاقتوں نے پڑھا اس لیے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے سینوں سے جذبۂ حب رسول ﷺ کو ختم کر دیا جائے۔ اس کے لیے انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں شرک وبدعت کا خوف پیدا کیا کہ ''یارسول اللہ'' کہنا شرک ہے اور میلاد منانا بدعت ہے وغیر ذلک۔

اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ نوجوان بھائیوں کے ذہن وفکر سے شبہات کو دور کیا جائے۔ مخالفین معمولات اہل سنت پر کئی ایک اعتراضات کرتے ہیں بالخصوص محفل میلاد مبارک کو بدعت قرار دیتے ہیں اس لیے میں نے اس کتاب میں عید میلاد النبی ﷺ پر کیے گئے اعتراضات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب تحریر کیا ہے تاکہ مخالفینِ اہل سنت کی جانب سے نوجوانوں کے دلوں میں جو شکوک وشبہات پیدا کر دیے گئے ہیں وہ دور ہو جائیں اور عام آدمی بھی نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والا اور آپ کا میلاد منانے والا بن جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ خاکسار کی کتاب کو آقا ﷺ کے وسیلے سے قبول فرمائے اور آقا ﷺ کے نعلین کا صدقہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد شاہد اختر، ۲۱؍صفر ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۵؍دسمبر ۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں: ''ابلیس چار بار بلند آواز سے رویا ہے۔ پہلی بار جب اللہ نے اسے لعین ٹھہرا کراس پر لعنت کی۔ دوسری بار جب اسے زمین پر بھیجا گیا۔ تیسری بار حضور اقدس ﷺ کی ولادت کے وقت۔ اور چوتھی بار جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔''

(البدایہ والنہایہ مترجم، جلد ۲، صفحہ: ۷۰۵، مطبوعہ مکتبہ دانش، دیوبند)

معلوم ہوا کہ میلاد النبی ﷺ پر چیخنا، چلانا، رونا، اور اس کی مخالفت کرنا ابلیس کا طریقہ ہے۔ مومن تو اپنے آقا ﷺ کی ولادت پر خوشیاں مناتا ہے۔

میلاد کا معنی: میلاد کا لغوی معنی ''پیدا ہونے کا زمانہ یا پیدائش کا وقت ہے''

(فیروز اللغات، صفحہ:1332)

عرف عام میں میلاد سے مراد ذکر کی محفل ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر ہو، قرآن پڑھا جائے، نعت اور منقبت وغیرہ پڑھی جائے۔ اسی طرح جشن عید میلاد النبی ﷺ سے مراد رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جلوس نکالنا، خوشی منانا، صدقہ وخیرات کرنا، اور ولادت کے دن روزہ رکھنا وغیرہ ہے۔

میلاد النبی ﷺ پر کیے گئے سوالات اور اُن کے جوابات

سوال 1: کیا آپ قرآن مجید سے آمد رسول ﷺ پر خوشی منانے کی دلیل دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۔ (سورہ یونس:۵۸)

''اے حبیب آپ فرما دیجیے کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ملنے پر مسلمانوں کو چاہیے کہ خوشیاں منائیں۔''

اس آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ جب اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نازل ہو تو مومنوں کو اس پر خوشیاں منانی چاہییں۔ اب کسی ذہن میں یہ سوال آ سکتا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ اللہ کی رحمت ہیں، جو ہم ان کی آمد پر خوشیاں منائیں؟ اس کا جواب بھی خود قرآن دے رہا ہے۔ ملاحظہ کریں:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

''ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔'' (سورۂ انبیا: ۱۰۷)

الحمدللہ، رسول عربی ﷺ کا اس دنیا میں تشریف لانا رحمت ہے اور پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں حصول رحمت پر خوشیاں منانے کا حکم دے رہا ہے۔ اب بتاؤ مسلمانو! رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے بڑھ کے رحمت کون ہو سکتا ہے۔ تو میلاد النبی ﷺ پر جشن کیوں نہ منایا جائے؟

الحمدللہ قرآن کی ان آیتوں سے آمدِ رسول ﷺ پر خوشیاں منانا ثابت ہوا۔

سوال 2: کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا میلاد منایا ہے؟

جواب: جی ہاں! حدیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فِيهِ وُلِدْتُ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ۔

ترجمہ: ''یہی میرے میلاد کا دن ہے اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔''

(صحیح مسلم۔ باب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ الخ حدیث ۲۸۰۷۔ سنن ابی داود، باب فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا۔ حدیث: ۲۴۲۸، مسند الامام احمد بن حنبل، حدیث: ۲۳۲۱۵)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر پیر کے روز روزہ رکھ کر اپنے میلاد کا خود اہتمام کیا ہے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ دن مقرر کر کے یادگار منانا سنت ہے۔

سوال3: کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی میلاد کی محفل منعقد کی؟

جواب: جی ہاں! امام بخاری کے استاذ امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے حلقہ سے گزرے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں بیٹھے ہو؟

قَالُوا: جَلَسْنَا نَدْعُو اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِدِينِهٖ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ، قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلاَّ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: آللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلاَّ ذٰلِكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَّكُمْ، وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

انہوں نے کہا: ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اور اس نے ہمیں جو اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اس پر حمد و ثنا بیان کرنے اور اس نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر جو احسان کیا ہے، اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! کیا تم اسی لیے بیٹھے تھے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہم سب اسی لیے بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم پر شک کی وجہ سے حلف نہیں لیا، بلکہ ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے، انہوں نے کہا کہ اللہ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔''

(سنن نسائی، باب كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ، حدیث: ۵۴۴، المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۱۶۰۵۷)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ حضور ﷺ کے میلاد پر شکر ادا کرتے تھے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے میلاد کی محفل سجانے اور اس میں شریک ہونے والوں پر اللہ عزوجل فرشتوں کی جماعت میں فخر فرماتا ہے۔

سوال 4: کیا حضور اقدس ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے پر فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ابولہب کفر پر مرا، اور اعلان نبوت کے بعد اس نے اپنی زندگی اسلام اور پیغمبر اسلام کی مخالفت میں گزاری، لیکن اس کے مرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ مرنے کے بعد تجھ پہ کیا گزری؟ تو اس نے کہا:

لَمْ اَلْقَ بَعْدَ كُمْ خَيْرًا، اِلَّا اَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔

(صحیح البخاری، باب و امہاتکم اللاتی ارضعنکم، رقم الحدیث: ۵۱۰۱)

یعنی میں دن رات سخت عذاب میں مبتلا ہوں لیکن (پیر کے دن میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور) ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے میری اس انگلی سے مجھے پانی پلایا جاتا ہے (کیونکہ میں نے پیر کے دن اپنے بھتیجے [محمد ﷺ] کی ولادت کی خوش خبری سن کر اپنی خادمہ ثویبہ کو اس انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے آزاد کیا تھا)۔

یہ واقعہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ سے مروی ہے جسے محدثین کی بڑی تعداد نے واقعہ میلاد کے باب میں نقل کیا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸۔۱۰۵۲ھ) اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''یہ روایت میلاد کے موقع پر خوشی منانے اور صدقہ خیرات کرنے والوں کے لیے دلیل اور سند ہے۔ ابولہب جس کی مذمت میں قرآن پاک میں ایک مکمل سورہ نازل ہوئی جب وہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کر لیتا ہے تو اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا عالم ہوگا جو اپنے دل میں محبت رسول ﷺ کی وجہ سے میلاد النبی ﷺ کے دن محبت اور عقیدت کا اظہار کرے۔'' (مدارج النبوۃ، جلد: ۲، ص: ۱۹)

سوال 5: میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈا لگانا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری کے وقت حضرت جبرئیل امین ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں حضور اقدس ﷺ کے آستانہ مبارک پر حاضر ہوئے اور جنت سے تین جھنڈے بھی لے کر آئے، ان میں سے ایک جھنڈا مشرق میں گاڑا، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ معظّمہ پر۔'' (خصائص کبریٰ، جلد ۱، صفحہ: ۸۲)

روح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت (ذوقِ نعت)

الحمدللہ! میلاد النبی ﷺ پر جھنڈا لگانا فرشتوں کی سنت ہے۔

سوال 6: عید میلاد النبی ﷺ کے دن جلوس نکالنے پر کیا دلیل ہے؟

جواب: آقا ﷺ کے لیے جلوس نکالنا کوئی نئی بات نہیں ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے بھی جلوس نکالا ہے۔ جب آقا ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو لوگوں نے خوب جشن منایا۔ صحیح مسلم میں ہے:

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ، وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ، يُنَادُونَ: يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ! يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ!

مرد و عورت اپنے گھروں کی چھت پر چڑھ گئے اور نوجوان لڑکے اور خدام راستوں میں پھرتے اور نعرہ رسالت لگاتے ہوئے کہتے:

''یا محمد یا رسول اللہ! یا محمد یا رسول اللہ۔''

{ صحیح مسلم، باب فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ وَيُقَالُ لَهُ حَدِيثُ الرَّحْلِ. حدیث: ۷۷۰۷ }

ایک روایت میں ہے کہ ہجرت مدینہ کے موقع پر جب حضور اقدس ﷺ مدینہ کے قریب پہنچے تو بریدہ اسلمی اپنے ستّر (۷۰) ساتھیوں کے ساتھ دامن اسلام سے وابستہ

ہوئے اورعرض کیا کہ حضور مدینہ شریف میں آپ کا داخلہ جھنڈا کے ساتھ ہونا چاہیے، پھر انھوں نے اپنے عمامے کو نیزہ پر ڈال کر جھنڈا بنایا اور حضور ﷺ کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ (وفاءالوفا، جلدا، صفحہ ۲۴۳)

یہاں یہ بات بھی یادرکھنے کی ہے کہ جلوس نکالنا ثقافت کا حصہ ہے۔ دنیا کے ہر خطے میں جلوس نکالا جاتا ہے۔ کہیں اسکول وکالج کے ماتحت، کہیں سیاسی جماعت کے ماتحت۔ ڈنمارک کے کارٹونسٹ نے جب نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو بطور احتجاج پورے عالم اسلام میں جلوس نکالے گئے۔ اسی طرح عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر پورے عالم اسلام میں مسلمان جلوس نکالتے ہیں اور آقا ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

سوال 7: اسلام میں دوہی عیدیں ہیں یہ تیسری عید کہاں سے آئی؟

جواب: یہ کہنا کہ اسلام میں صرف دوعیدیں ہیں سراسر جہالت ہے۔ احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ جمعہ بھی عید ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

”بے شک یہ عید کا دن ہے جسے اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لیے (بابرکت) بنایا ہے، پس جوکوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر کے آئے۔ اور ہو سکے تو خوشبو لگا کر آئے اور تم پر مسواک کرنالازم ہے۔“ (ابن ماجہ، جلدا، حدیث: ۱۰۹۸۔ طبرانی، جلد۷، حدیث: ۷۳۵۵)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

”بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے، پس تم اپنے عید کے دن کو یوم صیام (روزہ کا دن) مت بناؤ، مگر یہ کہ تم اس کے قبل یا اس کے بعد کے دن کا روزہ رکھو۔“

(صحیح ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع، حدیث: ۱۹۸۰۔ صحیح ابن حبّان، فصل فی صوم یوم الجمعہ، حدیث: ۳۶۸۰)

☆ ایک حدیث میں ہے:

إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی۔ حدیث:۴۳۸۷)

''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں تمام دنوں سے عظیم ہے اور یہ اللہ کے ہاں عید الاضحیٰ اور عید الفطر دونوں سے افضل ہے۔''

اب سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ جمعہ کا دن عید بھی ہے، سب دنوں سے افضل بھی ہے، بلکہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی افضل ہے؟

اس کا جواب بھی حدیث پاک سے ملاحظہ کریں:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ۔

''تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، اس دن حضرت آدم کی ولادت ہوئی، اسی روز اُن کی روح قبض کی گئی، اور اسی روز (دوبارہ) صور پھونکا جائے گا، اور اسی روز ہولناک آواز (نفخۂ اولی) ہوگی، پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو، بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

{سنن ابی داود، باب فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، حدیث: ۱۰۴۹ / سنن ابن ماجه، باب فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ. حدیث: ۱۱۳۸ / سنن نسائی، باب إِكْثَارِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ۱۳۸۵}

مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن یوم میلادِ آدم علیہ السلام ہے اس لیے یہ عید کا دن ہے، تو بھلا جس دن دونوں جہاں کے سردار، سارے نبیوں کے تاج دار، دونوں جہاں کے رحمت ﷺ کا میلاد ہو وہ عید کا دن کیوں نہ ہو؟ بلکہ یہ تو عیدوں کی عید ہے، کہ ہمیں ساری عیدیں اسی عید کی وجہ سے ملی ہیں۔

ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان سال میں صرف دو نہیں بلکہ پچاس سے زیادہ عیدیں مناتے ہیں۔ **الحمدللہ!**

قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔ (سورہ مائدہ:114)

''اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دسترخوان نازل فرما کہ وہ ہمارے لیے عید قرار پائے اور وہ تیری طرف سے نشانی بنے اور تو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔''

غور فرمائیں! کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دسترخوان نازل ہونے کے دن کو عید قرار دے رہے ہیں تو جس دن فخر موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات ﷺ جلوہ گر ہوں وہ دن کیوں نہ عید قرار پائے؟

سوال 8: حضور اقدس ﷺ کا یوم ولادت بارہ ربیع الاوّل نہیں ہے بلکہ نو (9) ربیع الاول ہے، لہٰذا آپ اِس دن خوشی کیوں نہیں مناتے؟

جواب: حضور ﷺ کی تاریخ ولادت کے متعلق مؤرخین کی آراء مختلف ہیں، مگر جس تاریخ پر کثیر ائمہ حدیث وعلمائے کرام نے اتفاق کیا وہ بارہ ربیع الاوّل ہے۔

حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں:

1۔ **حافظ ابن کثیر** (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام فیل، پیر کے دن، ماہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔'' (البدایہ والنہایہ، جلد ۲، صفحہ: ۲۸۲)

اس کے علاوہ درج ذیل کتابوں میں بھی اسی تحقیق کو راجح قرار دیا گیا ہے:

2۔ سیرت النبی ابن کثیر، جلد ۱، صفحہ: ۱۴۳۔ مطبوعہ حافظ بک ڈپو، دیو بند

3۔ سیرت النبی ابن ہشام، جلد ۱، صفحہ: ۱۸۲، مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی

4۔ مدارج النبوہ، جلد ۲، صفحہ: ۲۳۔ مطبوعہ ادبی دنیا، نئی دہلی

5۔ تاریخ ابن خلدون، جلد ا، صفحہ ۳۲، مطبوعہ مکتبہ فاران، دیوبند

6۔ شعب الایمان، جلد ۲، صفحہ ۱۴۸، مطبوعہ ادارہ اشاعت اسلام، دیوبند

7۔ دلائل النبوہ، جلد ا، صفحہ ۹۵۔ وغیر ذلک

نوٹ: اگر مخالفین اب بھی بضد ہیں کہ ولادت نو(9) ربیع الاوّل کو ہوئی تو ہم کہتے ہیں آپ 9 تاریخ کو ہی عید میلاد النبی ﷺ منالیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہم بارھویں ربیع الاوّل کو اہتمام کے ساتھ ضرور مناتے ہیں اور اس کے علاوہ سال بھر محفل ذکر میلاد منعقد کرتے ہیں۔

سوال 9: اگر ولادت 12 ربیع الاوّل کو ہوئی تو وفات بھی اسی تاریخ (12 ربیع الاوّل) کو ہوئی، پھر اس دن خوشی کیسے منا سکتے ہیں یہ تو غم منانے کا دن ہوا؟

جواب: اگر بارہ ربیع الاول کو ہی تاریخ وفات مان لیا جائے تو ہم سوگ اس لیے نہیں مناتے کہ وہ صرف تین دن تک جائز ہے، سوائے بیوہ کے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ۔

’’کسی عورت کے لیے، جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے، یہ حلال نہیں کہ اپنے شوہر کے سوا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔‘‘

(صحیح بخاری، باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا، حدیث: ۱۲۸۰، صحیح مسلم، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ، حدیث: ۱۴۸۱)

یہ بھی یاد رکھیں کہ ایک لمحہ کے لیے اپنی شان کے مطابق موت کا مزہ چکھنے کے بعد آقا ﷺ زندہ ہیں۔

12 ربیع الاوّل کو ہی ولادت اور وفات دونوں ہونے کے باوجود بھی اِس دن غم اس لیے بھی نہیں منایا جا سکتا؛ کہ جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن وصال بھی

ہوا پھر بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن قرار دیا ہے، جیسا کے پہلے حدیث گزر چکی۔ اس لیے 12 ربیع الاوّل کو خوشی منائی جائے گی غم نہیں منایا جائے گا۔

اور ہاں مخالفین کو اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی تخلیق اور وصال ہونے کے باوجود اسے عید کیوں قرار دیا، غم اور خوشی کا دن بنا کر اظہار غم و افسوس سے کیوں منع کر دیا؟

سوال 10: اگر عید میلاد النبی ﷺ اتنی ہی اہم ہے تو صرف ہندوستان و پاکستان میں ہی یہ کیوں منائی جاتی ہے، دوسرے مسلم ممالک میں کیوں نہیں منائی جاتی ؟

جواب: الحمدللہ، دنیا کے 47 ممالک میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر قومی تعطیل ہوتی ہے، جن میں سے کچھ ممالک تو غیر مسلم (سیکولر) ہیں جیسے ہندوستان، سری لنکا، گھانا، تنزانیہ، مالی وغیرہ۔

میلاد کے موقع پر تعطیل کرنے والے ممالک درج ذیل ہیں:

☆ افریقی ممالک میں الجیریا، بینن، کیمرون، نائجیریا وغیرہ، کل 54 میں سے 25 ممالک میں 12 ربیع الاول کو قومی تعطیل ہوتی ہے۔

☆ مشرق وسطیٰ میں بحرین، ایران، عراق، کویت، لبنان، شام، فلسطین وغیرہ، کل 14 میں سے 11 ممالک میں جشن میلاد النبی ﷺ سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے۔

اسرائیل، سعودی عرب اور قطر تین ایسے ممالک ہیں جو قومی سطح پر عید میلاد النبی ﷺ نہیں مناتے۔

ایران کے علاوہ سب ممالک میں 12 ربیع الاول کو ہی جشن میلاد النبی منایا جاتا ہے۔

☆ ایشیائی ممالک میں افغانستان، بنگلہ دیش، برونئی دار السلام، ہندوستان، انڈونیشیا، پاکستان، ملائیشیا، سری لنکا وغیرہ 12 ربیع الاول کو قومی تعطیل (نیشنل ہولی ڈے) کے طور پر عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں۔

اس کے علاوہ کینیڈا، امریکہ، برطانیہ، روس اور دیگر یورپی ممالک میں مسلمان بڑی شان و شوکت کے ساتھ جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں۔

نوٹ: شعبۂ اوقاف متحدہ عرب امارات سے یہ جان کاری لی گئی ہے۔

سوال 11: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جشنِ عید میلاد النبی ﷺ نہیں منایا تو ہم کیوں منائیں؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ''کوئی عمل کرنا'' تو ہمارے لیے حجت ہے لیکن ''کوئی عمل نہ کرنا'' ہمارے لیے حجت نہیں؟ آپ خود بتائیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ''زیر وزبر'' والا قرآن پڑھا ہے؟ اگر نہیں تو آپ کیوں پڑھتے ہیں؟ کیا صحابہ کرام نے کبھی یہ کہا کہ بخاری شریف، قرآن مجید کے بعد سب سے معتبر کتاب ہے؟ اگر نہیں تو آپ کیوں کہتے اور مانتے ہیں؟ کیا صحابہ نے کبھی ختم بخاری شریف کیا؟ کیا کبھی جلسہ دستار بندی کیا؟ اگر نہیں تو آپ کیوں کرتے ہیں؟

اس طرح کی سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں جنہیں آپ اور آپ کی جماعت والے جائز سمجھتے ہیں، لیکن جب بات عید میلاد النبی ﷺ کی آتی ہے تو اسے ناجائز کہتے ہیں، کیا کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ آمد رسول ﷺ پر کسی صحابی کو غم ہوا ہو یا کسی صحابی کو خوشی نہ ہوئی؟

جشن میلاد النبی ﷺ کی اصل قرآن، حدیث، اور صحابہ کرام سے ثابت ہے، طریقۂ کار میں فرق ہوسکتا ہے، مگر اصل موجود ہے۔

سوال 12: عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نعت شریف پڑھی جاتی ہے، کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی نعت پڑھی جاتی تھی؟

جواب: نعت ہمیشہ سے عقیدتوں اور محبتوں کے اظہار کا ذریعہ اور حبّ رسول ﷺ کے فروغ کا ذریعہ خیال کی جاتی ہے۔ عہد صحابہ میں باقاعدہ نعت کی محفلیں سجا کرتی تھیں جن میں دشمنانِ رسول ﷺ اور دشمنان اسلام کی ہرزہ سرائیوں کے جوابات دیے جاتے تھے۔

☆ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر رکھواتے، تاکہ وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول ﷺ کی تعریف میں فخریہ اشعار (نعت شریف) پڑھیں اور کفار کے الزامات کا جواب دیں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے:

إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ۔

''اے حسان روح القدس (حضرت جبرئیل امین) تمہاری مدد کرتے ہیں، جب تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہتے ہو۔''

{صحیح مسلم، باب فضائل حسان بن ثابت، حدیث: ۶۵۳۹۔صحیح البخاری، باب الشعر فی المسجد حدیث: ۴۵۳/سنن نسائی باب الرخصة فی انشاد الحسن، حدیث: ۷۲۴}

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب ابو طالب کا یہ شعر بطور نمونہ پیش کرتے تھے:

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے فریادرس، بیواؤں کے سہارا'' {صحیح بخاری، جلد ۱، حدیث: ۹۶۳}

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ شریف کی ایک گلی سے گزرے تو چند بچیاں دف بجا کر گا رہی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّار   يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَار

''ہم بنو نجار کی لڑکیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفی ﷺ ہمارے پڑوسی ہیں۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اللهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ.

''حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) ارشاد فرمایا: اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی ضرور تم سے محبت رکھتا ہوں۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الغناء والدف، رقم:1899)

ان کے علاوہ اور بھی حدیثیں موجود ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں نعت پڑھی گئی اور الحمدللہ آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

سوال 13: کیا محدثین، ائمہ اور علمائے اسلام نے بھی عید میلاد النبی منائی ہے؟

جواب: الحمدللہ، عیدِ میلاد النبی ﷺ ایسی عظیم عبادت اور متبرک خوشی ہے کہ امت مسلمہ کے بڑے بڑے محدث، مفسّر، فقیہ، تاریخ نگار اور علماء نے عید میلاد النبی ﷺ پر بے شمار کتابیں لکھیں اور عملی طور پر خود میلاد منایا ہے۔

ان میں سے چند کے نام مع سنین وفات درج ذیل ہیں:

۱۔ علامہ ابن جوزی (۵۹۷ھ)

۲۔ امام شمس الدین جزری (۶۶۰ھ)

۳۔ شارح مسلم امام نووی کے شیخ، امام ابوشامہ (۶۶۵ھ)

۴۔ امام کمال الدین اُدفوی (۷۴۸ھ)

۵۔ امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ)

۶۔ امام ابن کثیر (۷۷۴ھ)

۷۔ امام شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی (۸۴۲ھ)

۸۔ امام ابوذرعراقی (۸۲۶ھ)

۹۔ صاحب فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)

۱۰۔ امام شمس الدین سخاوی (۹۰۲ھ)

۱۱۔ امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ)

۱۲۔ امام قسطلانی (۹۲۳ھ)

۱۳۔ امام محمد بن یوسف صالحی (۹۴۲ھ)

۱۴۔ امام ابن حجر مکی (۹۷۳ھ)

۱۵۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ)

۱۶۔ امام زرقانی (۱۱۲۲ھ)

۱۷۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۹ھ)

۱۸۔ علمائے دیوبند کے پیرومرشد، حاجی امداداللہ مہاجر مکی (۱۳۳۳ھ)

۱۹۔ مولانا عبدالحی لکھنوی (۱۳۰۴ھ) رحمہم اللہ

آج کل کچھ جاہل اور فتنہ پھیلانے والے لوگ کہتے ہیں کہ میلاد منانا بدعت ہے تو کیا ان کے نزدیک یہ سارے محدثین، مفسرین، ائمہ اور علماء بدعتی اور گمراہ تھے؟ معاذ اللہ۔

امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں:

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ، وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ، وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ، وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ، وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ، وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذَالِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ، فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً اِتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا، لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ۔

ترجمہ: ''حضور کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں، خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے ہیں، اِن راتوں میں انواع واقسام کے خیرات کرتے ہیں، خوشی ومسّرت کا اظہار کرتے ہیں، نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے

ہیں اور آپ ﷺ کا میلاد شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں، جس کی برکتوں سے اللہ کا اُن پہ فضل ہوتا ہے، اور اس کی خصوصیات میں سے تجربہ شدہ بات ہے کہ جس سال میلاد ہو، وہ امن والا ہوتا ہے اور حصول مقاصد کی بشارت کا باعث ہوتا ہے۔

تو اللہ اس پر رحم فرمائے جو ماہ ولادت کی راتوں کو عید بنائے تا کہ جن کے دلوں میں مرض ہو، ان کا مرض بڑھ جائے۔'' (زرقانی علی المواہب، ص:۱۳۹)

سوال 14: آج جس طرح عید میلاد النبی ﷺ منائی جاتی ہے، یہ تو بدعت ہے۔

جواب: سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ شریعت میں بدعت سے مراد کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

''شریعت میں بدعت سے مراد وہ اُمور ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں نہ تھے، اس کی دو قسمیں ہیں ''حسنہ'' اور ''قبیحہ'' (سیئہ)۔'' (تہذیب الاسماء واللغات، حرف الباء)

مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں لوگ الگ الگ تراویح کی نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کیا اور فرمایا:

نِعمَ البِدعَۃُ ھٰذِہٖ۔

''یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔'' (صحیح بخاری، باب من قام رمضان، جلد ا، حدیث ۲۰۱۰)

معلوم ہوا کہ ہر بدعت ایسی نہیں جو بندے کو جہنم لے جائے، بلکہ بدعت کی ایک قسم ''حسنہ'' بھی ہے، جو جنت لے جانے والی ہے۔

اگر ہر بدعت گمراہی ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی اس بدعت پر آپ کیا فتوی لگائیں گے؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر کام جو شریعت کی کسی اصل کے تحت ہو اور اس

کو پہلی بار کیا جارہا ہو پھر بھی اس کو **"بدعت ضلالہ"** کہہ کر گمراہی نہیں قرار دیا جائے گا بلکہ وہ حق اور ثواب کی طلب کا ایک ذریعہ ہوگا۔ (مناقب شافعی للبیہقی، جلد ۱ صفحہ ۴۶۹)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.

"جس نے دین میں کوئی اچھا طریقہ نکالا اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اسے ثواب ملے گا، جب کہ عمل کرنے والوں کی نیکیوں میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس نے دین میں کوئی بُرا طریقہ نکالا اسے اس کا گناہ ملے گا اور اس کے بعد جو اس پر عمل کرے اس کا گناہ بھی اسے ملے گا، اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

{صحيح مسلم،باب الحث على الصدقة ،حديث:۲۳۹۸،/سنن نسائی،باب التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ.۲۵٦٦/مسند امام احمد بن حنبل۔حدیث:۱۹۶۷۴}

عید میلادالنبی ﷺ کے دن آقا ﷺ کی شان میں جلوس نکالا جاتا ہے، صدقہ و خیرات کیا جاتا ہے، غریبوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، نعت و منقبت پڑھی جاتی ہے درود و سلام کا ورد کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ یہ سارے کام اچھے ہیں اور ان کے کرنے والے کو اس کا بے پناہ اجر و ثواب ملے گا۔

صدائیں دُرودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے، محمد کا میلاد ہوتا رہے گا

☆☆☆☆☆☆

جامعہ نظامیہ رضویہ

کی خدمات پر ایک نظر

- ★ جامعہ نظامیہ رضویہ رئیس المحدثین، امام الاتقیاء حضرت مفتیِ اعظم مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمیشہ رہنے والی بے مثال یادگار ہے۔
- ★ جامعہ نظامیہ رضویہ عرصہ 62 سال سے دینی وملی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔
- ★ جامعہ سے اب تک ہزاروں علمائے کرام، قاری صاحبان اور حفاظ فراغت حاصل کر چکے ہیں۔
- ★ جامعہ کے بے شمار فضلا بلجیم، برطانیہ، امریکہ، دوبئی، جرمنی، ساؤتھ افریقہ اور دیگر ممالک میں اِشاعتِ دین کے لیے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔
- ★ جامعہ نظامیہ رضویہ نے لاہور کے علاوہ شیخوپورہ، ایبٹ آباد اور دیگر شہروں میں بھی دینی تعلیم کے تقریباً 80 مکاتب قائم کیے ہیں۔
- ★ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعہ میں علومِ اسلامیہ کی ابتدا سے لے کر اعلیٰ درجات تک معیاری تعلیم دی جاتی ہے، نیز عصری علوم (ریاضی، انگلش، سائنس، کمپیوٹر وغیرہ) کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔
- ★ جامعہ میں 300 سے زائد مدرسین وعلمائے کرام تعلیم دے رہے ہیں۔
- ★ جامعہ کے دارالافتاء سے مسلمانوں کی شرعی راہنمائی کی جاتی ہے۔
- ★ جامعہ کے زیرِ اہتمام تقریباً 7000 (سات ہزار) طلبہ وطالبات کے قیام وطعام، کتب، علاج ومعالجہ اور دیگر ضروریات کا اِنتظام واِنصرام مفت کیا جاتا ہے۔
- ★ جامعہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اپنے اہلِ خیر بندوں کے ذریعے دین کا یہ عظیم الشان کام لے رہا ہے۔
- ★ جامعہ کی مالی حالت...... بوجہ مستقل ضروی اخراجات اور تعمیر کے...... اہلِ خیر کی خصوصی توجہ کی مستحق ہے۔

نوٹ

جامعہ کے منتظمین، اساتذہ اور معاونین اِن مفید اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے شب وروز سرگرمِ عمل ہیں۔ جامعہ کا سالانہ میزانیہ **4,00,000,00** (چار کروڑ) سے متجاوز ہے۔

آپ اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر جامعہ کی ضروریات سے مزید آگاہی کے لئے خود تشریف لائیے یا پھر گھر بیٹھے جامعہ کی ویب سائٹ کا وزٹ کیجئے

www.jamianizamiarizvia.com

E-mail:
jamianizamiarizvia@yahoo.com
jamianizamiarizvia.pk@gmail.com

Account Number of Jamia Nizamia Rizvia
MCB Shah Allam Market Lahore
Pk14 MUCB 0017 7020 1003 4610
ANJAMAN JAMIA NIZAMIA RIZVIA